وفیات

دل میں ہیں جس قدر بھی داغِ الم
جانے والوں کے ہیں نشانِ قدم

(۱)

سید احمد عروج قادری ایڈیٹر زندگی نئی دہلی زندگی کی دوڑ میں آگے نکل گئے۔ تحریک اسلامی کے محاذِ قلم کا ایک مجاہد جدا ہو گیا۔ تاریخ وفات ۱۷ مئی ۱۹۸۶ء مطابق ۷ رمضان المبارک بروز سنیچر، چار بجے صبح، بمقام بریلی ہسپتال، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۲۴ مارچ ۱۹۱۳ء کو ضلع اورنگ آباد (بہار) کے ایک اسلامی خانوادے آستانۂ عالیہ امجھر شریف میں پیدا ہوئے۔ یہ خاندان شروع سے اسلامی رجحانات کی روشنی سے بہرہ مند تھا۔

قادری صاحب کی ابتدائی تعلیم امجھر شریف، پھر مدرسۂ محمدیہ پٹنہ اور شمس الہدیٰ پٹنہ میں ہوئی۔ فاضل کی سند حاصل کی۔ اسلامی علوم کی تدریسی خدمت سے پہلے مدرسۂ عزیزیہ بہار، پھر مدرسۂ شمس الہدیٰ میں ۱۹۵۳ء تک انجام دی اور اس کے بعد جماعت کی ثانوی درس گاہ رام پور میں آگئے۔ ۱۹۴۶ء میں جماعت کے رکن بنے۔

پچھلے دور میں جماعت کی تربیتی سرگرمیوں میں، جلسوں اور جلوسوں میں، شوریٰ کے اجتماعات میں، کبھی قائم مقام امیر کی حیثیت سے، کبھی رکنِ شوریٰ کی حیثیت سے اور کبھی مدیر زندگی کی حیثیت سے بڑے اعلیٰ اور وسیع فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۹۶۰ء سے ماہنامہ زندگی کی ادارت کا بار اٹھایا اور تادمِ آخر اسے

حُسن وخوبی سے نبھایا۔ رسالے کے تمام عنوانات کے تحت لکھا اور تمام ضروریات کو پُورا کیا۔ مطالعہ وسیع رکھا، لہٰذا تحریروں میں گہرائی بھی تھی اور گیرائی بھی۔

مُسلم پرسنل لا بورڈ کے ممبر بھی رہے اور مسلم مجلسِ مشاورت کی رکنیت کا حق بھی ادا کیا۔ ۱۶ کے قریب کتابیں لکھیں۔ خدا نے حج وزیارت سے بہرہ مند کیا۔

درس کی خاص اثر انگیز صلاحیت تھی۔ چلتے چلتے سُننے والے لوگ رُک جاتے اور متاثر ہوتے۔

اسلامی ادب کے میدان میں نکلے تو شاعری کا پرچم بلند کیا۔ اور "سمت سفر"، "تحفۂ زنداں" اور "فیضِ کعبہ" کے ناموں سے تین مجموعہ ہائے کلام بھی پیش کر دیئے

اللہ ایسی نُورانی شخصیتوں پر خصوصی رحمتیں اور بخششیں نازل فرماتے۔ اور خاندانی اور جماعتی پس ماندگان کو صبر کے ساتھ اس غم کے بالمقابل خصوصی انعامات وفیضان سے بھی نوازے۔

---

(۲)

بھارت کے مشہور دانش ور، محبت کیش، سنجیدہ اور جرأت مند صحافی مسلم صاحب (ایڈیٹر دعوت دہلی) ۳ رجولائی کو دن کے ۱/۲ ۳ بجے انتقال فرما گئے۔

علالت کا سلسلہ عرصہ سے چل رہا تھا۔ میں جب ۸۵ء میں امریکہ گیا تو مسلم صاحب بھی تشریف لے گئے اور ملاقات رہی۔ ان کے سفر کا ایک بڑا مقصد علاج معالجہ ہی تھا۔ ۳ رجولائی کی صبح کو اچانک ان کی طبیعت بگڑ گئی، انہیں پنت ہسپتال میں لے جایا جا رہا تھا۔ راستے ہی میں سے اُن کے مسافر زندگی نے اپنا خاص راستہ اختیار کر لیا۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ!

مغرب سے کچھ قبل جنازہ جامع مسجد میں لے جایا گیا۔ جماعت

کے رہنماؤں اور کارکنوں کے علاوہ دلی کی بہت سی نمایاں شخصیتیں موجود تھیں۔ جنازہ کی نماز امیر جماعتِ اسلامی ہند مولینا ابواللیث اصلاحی کی امامت میں ادا ہوئی۔

مسلم صاحب طویل مدت تک مجلسِ شوریٰ کے رکن بھی رہے اور اعلیٰ سطح کے فیصلوں میں برابر شرکت فرماتے رہے۔ مسلم صاحب نے اخبار دعوت کی ذمہ داری کا حق ادا کرکے بڑا کام کیا۔ جماعتِ اسلامی اور اس کی پالیسیوں کو نمایاں کرتے رہے۔ جماعت کے نظریات و بیانات کو مسخ کرنے والے متعصب اخبارات کا مقابلہ کرتے رہے، مشکل ماحول میں پیغامِ حق سنایا۔ غیر اسلامی فضا میں اسلامی صحافت کا نیا نہج پیدا کیا، فرقہ وارانہ آویزشوں کے درمیان عدل و حکمت کے اصولوں کے تحت حقائق پر غور کرنا سکھایا، انہوں نے حکومت اور متعصب اکثریت کے مغالطوں اور فکری غلطیوں کا بھی توڑ کیا، لیکن نہ خود کوئی بے جا خم کھایا، نہ مسلمانوں کی مجموعی عزت و عظمت میں فرق آنے دیا۔ ۳۰ سال مسلسل یہ عظیم خدمت جاری رہی۔

ان کی شخصیت میں محبت کا ایک سرچشمہ ایسا تھا جو دوست دشمن سب کے لیے جاری رہتا اور اس کی وجہ سے ان کو مختلف حلقوں میں غیر معمولی اثر و نفوذ حاصل تھا۔ وہ کل ہند مجلسِ مشاورت کے بانیوں میں سے تھے اور اس کے لیے مختلف الخیال حلقوں کے لوگوں کو جوڑنے کے لیے بڑی محنت کرتے تھے۔ ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کی کوئی راہ نکلے، وہ اس کے لیے جذبۂ خاص رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اُن کے ایمان و اخلاق اور خدمات کو قبول فرما کر انہیں آخرت میں بہترین مقامِ رحمت عطا فرمائے۔ ان کے لواحقین میں دعوتِ حق اور

خدمتِ دین کا سلسلہ مزید فروغ پائے اور جماعت کے رفیقوں کو ان کی خالی کردہ جگہ کے لیے بہترین صلاحیتوں سے آراستہ کوئی ہستی عطا فرمائے۔ آمین۔

---

(۳)

اِدھر ایک صدمہ میاں طفیل محمد صاحب امیر جماعتِ اسلامی پاکستان کو پیش آیا کہ اُن کے والدِ مکرم میاں برکت علی صاحب کا انتقال ۲۲ رجولائی کو ۸ بجے بعدِ مغرب ہوا۔ عمر ۷۹ سال تھی۔ (سال پیدائش ۱۸۹۲ء) وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

مرحوم سات بھائیوں میں سے دوسرے نمبر پر تھے۔ ایس۔ وی کیا اور رائے پور دانیاں (ریاست کپور تھلہ) میں ہیڈ ماسٹر رہے۔

ساری عمر دوسرے کے لیے جیے، کسی کا دکھ درد برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی کوئی جائداد نہیں بنائی۔ زائد آمدنی دوسروں پر خرچ کر دیتے۔ اپنی اولاد میں سے خاص طور پر میاں طفیل محمد صاحب کی تعلیم پر خاصا خرچ کیا۔ میاں صاحب نے ایل۔ ایل بی کر کے وکالت شروع کی ہی تھی کہ جماعت اسلامی کی دعوت پر لبیک کہی اور مولینا سید مودودی ؒ کے قافلے میں شامل ہو گئے۔ والد صاحب نے چاہا کہ وکالت بھی ساتھ ساتھ چلتی رہے، مگر یہ ممکن نہ ہوا تو پھر میاں طفیل محمد صاحب کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر لی۔ جماعت کا سارا لٹریچر پڑھا، "ترجمان القرآن" اور "ایشیا" کا مطالعہ مسلسل جاری رہا۔

تشکیلِ پاکستان کے وقت کپور تھلہ سے ہجرت کر کے ضلع فیصل آباد میں سمندری روڈ، ڈجکوٹ چھوڑ چک نمبر ۲۸۵ آر، بی میں آباد ہوئے۔

آخر وقت تک چلتے پھرتے اور مسجد میں نمازیں پڑھتے تھے ، مگر حافظے میں فرق آگیا تھا - اور پوچھتے تھے کہ کیا میں نے نماز پڑھ لی ہے - بعض اوقات ایک ایک نماز کئی کئی ادا کرتے -

چند برس سے عبادات، ذکر و اذکار اور نوافل کی طرف خاص توجہ تھی - تہجد اور اشراق کا بھی اہتمام تھا -

اللہ تعالیٰ بخشش سے نوازے، اور کمزوریوں سے درگذر کرے اور سارے خاندان پر رحم و کرم فرمائے -

---

مولینا فتح محمد صاحب امیر صوبہ پنجاب کے بہنوئی اور چوہدری محمود احمد صاحب سابق قیم صوبہ پنجاب کے والد کی فوتیدگی پر بھی ادارہ جذبہ شرکتِ غم کے ساتھ مرحومین کی مغفرت کے لیے دست بدعا ہے -

---

اعتذار

رسالہ کی کتابت مکمل ہونے کے بعد ترتیب کی صورت ایسی بنی کہ مطبوعات کے لکھے لکھائے صفحات روک لینے پڑے - ادارہ متعلقہ حضرات سے معذرت خواہ ہے -